دشمنانِ مدارس عربیہ کی تمام سازشیں نابود ہوں گی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان جیسے عظیم الشان سائبان کو ہمیشہ کے لئے قائم ودائم رکھے۔(آمین یارب العالمین)

انتخابی حلف نامے میں تبدیلی اور بحالی

• گزشتہ ماہ انتخابی اصلاحات بل میں عقیدۂ ختم نبوت کے حوالے سے حلف نامے میں تبدیلی کا معاملہ سامنے آیا۔ حلف نامہ کو اقرار نامہ میں تبدیل کر کے قادیانیوں کو فائدہ پہنچانے کی بھرپور کوشش کی گئی اور یہ سب ایسی چابک دستی سے ہوا کہ خود اراکین پارلیمنٹ اس معاملے سے لاعلم نظر آئے، اس حساس مسئلے کو کلیریکل غلطی اور اگر چہ مگر چہ کی گردان میں لپیٹنے کی کوشش کی گئی، مگر جب تمام معاملہ کھل کر سامنے آیا تو معلوم ہوا کہ واقعی ختم نبوت سے متعلق حلفیہ الفاظ کو ختم کر دیا گیا ہے۔ بعض حلقوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ سینٹ میں جو بل متعارف کرایا گیا تھا اس میں ختم نبوت سے متعلق حلف نامے میں تبدیلی کی کوئی شق نہیں تھی لیکن پاس کرنے کے لیے جو بل پیش کیا گیا اس میں خاموشی سے اسے شامل کر دیا گیا۔

عین اس موقع پر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مرکزی قیادت کا اجلاس ہو رہا تھا اور ملک بھر سے جید وممتاز علماء کرام اجلاس میں شرکت کے لئے بڑی تعداد میں جمع تھے۔ اس موقع پر وفاق المدارس العربیہ نے دوٹوک موقف اختیار کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت عقیدہ وایمان کا مسئلہ ہے، اس پر کسی قسم کے کمپرومائز کی گنجائش نہیں، حلف نامہ کی جگہ اقرار نامہ لانا، حلف نامے کی حیثیت کو کمزور کرنے کی کوشش ہے۔ حکومت فی الفور حلف نامے کو سابقہ الفاظ میں بحال کرے، ترمیم واپس لے، اللہ رب العزت اور قوم سے معافی مانگے۔ وفاق المدارس نے اسی اجلاس میں آئندہ جمعہ کے روز (6 اکتوبر) کو پورے ملک میں یوم ختم نبوت منانے کا اعلان بھی کیا۔ وفاق المدارس کی قیادت نے قوم سے بیدار رہنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ اگر اس تبدیلی کو گوارا کر لیا گیا تو آئندہ کے لئے آئین میں مزید ترامیم کا دروازہ کھلے گا۔ حلف نامے کی تبدیلی پر دینی جماعتوں خصوصاً تحفظ ختم نبوت کی تنظیمات نے بھی بھرپور ردعمل کا مظاہرہ کیا۔ چناں چہ حکومت کو فوری طور پر یہ حلف نامہ اصل شکل میں بحال کرنا پڑا۔

مقام افسوس ہے کہ پاکستان میں مغربی ایجنڈے پر کام کرنے والی لابیاں اس قدر زور آور ہو چکی ہیں کہ وہ اپنی مرضی کے نتائج حاصل کرنے کے لئے کچھ بھی کر گزرنے پر تیار ہو جاتی ہیں۔ بار بار ایسے معاملات اور ایشوز کو اٹھایا جاتا ہے جو قومی اور ملکی سطح پر انتشار کا باعث بنتے ہیں۔ آخر یہ کیسے ممکن ہو گیا کہ انتخابی اصلاحات بل میں ایسے

معاملے کو چھیڑا گیا جو اہل ایمان کا متفقہ عقیدہ ہے؟!.....اسی پارلیمنٹ نے 1974ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کیا تھا۔ اب وہی پارلیمنٹ ایسی ترامیم سامنے لا رہی ہے جن کا فائدہ سوائے قادیانیوں کے اور کسی کو نہیں۔اس کا صاف مطلب تو یہ ہے کہ حکومت میں شامل بعض عناصر قادیانیوں کو چور دروازے سے پارلیمنٹ میں لانا چاہتے ہیں۔

مقام افسوس یہ بھی ہے کہ سابق وزیراعظم میاں محمد نواز شریف سمیت مسلم لیگ (ن) کے اکثر وزراء نے مذہبی ایشوز پر ایک مختلف اور غیر متوازن راہ اپنا رکھی ہے۔اس کے وزراء کبھی مدارس کو جہالت کی فیکٹریاں کہتے ہیں، کبھی قادیانیوں کی حمایت کرتے ہیں، کبھی کھلم کھلا اسلامی جمہوریہ پاکستان کو لبرل اور سیکولر ریاست بنانے کا اعلان کرتے ہیں.....لیکن یاد رہنا چاہئے کہ عقیدہ ختم نبوت پر ہمارا ایمان ہے۔ختم نبوت سے متعلق قوانین اور اسی طرح قانون انسداد توہین رسالت میں یا آئین ودستور میں شامل کوئی سی بھی اسلامی شق میں تبدیلی کو برداشت نہیں کریں گے۔ہمارا مطالبہ ہے کہ ختم نبوت حلف نامے میں تبدیلی کے حوالے سے محض ایک روایتی قسم کی تحقیقاتی کمیٹی کافی نہیں بلکہ اس پر ایک جے آئی ٹی تشکیل دی جائے۔سپریم کورٹ اس پر سوموٹو ایکشن لے، معاملے کی مکمل چھان بین کے بعد مذہبی اور آئینی کرپشن کرنے والوں کا کڑا احتساب کرے، کیوں کہ یہ ایمان اور عقیدے کا مسئلہ ہے، جس کے سامنے دیگر تمام مسائل ہیچ ہیں۔

یاد رکھیں کہ اسلامی عقائد ونظریات اور نظریہ پاکستان کے محافظ علماء کرام، دینی جماعتیں اور مدارس زندہ ہیں اور ایسی کسی بھی کوشش کا جس سے پاکستان کی اسلامی شناخت داغدار ہونے ہو، اس کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔

وماعلینا الا البلاغ